محمد اورنگ زیب اعوان (ہری پور ہزارہ)

آہ مرزا غلام نبی جانباز مرحوم

تحریک آزادی کے کارکن تحریک تحفظ ختم نبوت کے عظیم مجاہد، امیر شریعت کے دیرینہ رفیق اور مجلس احرار اسلام کے انقلابی شاعر مرزا غلام نبی جانباز

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرزا غلام نبی جانباز کی ساری زندگی پیہم جدوجہد سے عبارت تھی۔ مرحوم نے اوائل عمری میں مجلس احرار اسلام میں شمولیت اختیار کی۔ انہوں نے برصغیر پاک وہند کی سیاسیات میں اس وقت حصہ لیا۔ جب برطانوی سامراج کی حکومت کا سورج نصف النہار پر تھا۔ اور سیاست کا صلہ آہنی زنجیریں تھیں۔ جانباز مرحوم نے اپنی زندگی کے قیمتی دس برس جیل کی کال کوٹھڑیوں کی نذر کئے۔ اور قید وبند کی صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ مرحوم نے مصائب و آلام کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ مرزا صاحب نے ایک کارکن کی حیثیت سے احرار سے وابستگی اختیار کی۔ انہیں یہ شرف حاصل ہے کہ وہ احرار میں شامل ہونے کے بعد پہلی سانس سے لیکر آخری سانس تک احراری رہے۔ ان کی زندگی نے تو ان سے وفا نہ کی لیکن مرحوم نے احرار سے فکری و ذہنی وابستگی کے حوالے سے وفا کی۔ وہ مسٹر ممتاز دولتانہ کے بقول (AHRARY IS ALWAYS AHRARY) " ایک دفعہ کا احراری ہمیشہ کا احراری رہتا ہے " کے مصداق تھے۔

مرزا غلام نبی جانباز نے ایک غریب گھرانے میں آنکھیں کھولیں۔ انہوں نے ابھی بچپن سے لڑکپن کی وادی میں قدم رکھا تھا۔ کہ تحریک آزادی سے وابستہ ہوگئے۔ جلیانوالہ باغ کے واقعہ نے انہیں اس قدر متاثر کیا کہ برطانوی سامراج کی نفرت انکے رگ و ریشہ میں سرایت کر گئی۔ اسی تاریخی واقعہ کے بعد جانباز مرزا نے خود کو گرفتاری کیلئے پیش کیا۔ اس وقت مرحوم کی عمر گیارہ برس تھی۔ مرزا غلام نبی جانباز نے اپنی غربت، عسرت اور تنگدستی کے باوجود تحریک آزادی کے سفر میں قابل قدر کردار ادا کیا۔ انکا بازو توڑ دیا گیا۔ طرح طرح کے ظلم و ستم اور تشدد ان سے روا رکھے گئے۔ مگر جانباز کے پائے ثبات میں ذرا برابر بھی لغزش نہ آئی۔ وہ دار ورسن کی آزمائشوں میں سرخرو ہو کر نکلتے رہے کہ۔

دار ورسن کی گود کے پالے ہوئے ہیں ہم

دار ورسن کی آزمائشوں نے انہیں نیا حوصلہ دیا۔ قید و بند کے مرحلوں نے توانائی بخشی۔ زندگی کے نشیب و فراز نے جینے کے ڈھنگ سکھائے۔ جانباز مرزا ہر امتحان۔ آزمائش۔ اور ابتلا میں کامیاب و کامران ہو کر نکلے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جانبازی ان کا پیشہ اور سرفروشی ان کا مشغلہ تھا۔

تحریک آزادی کے سفر میں مرزا غلام نبی جانباز کو سید عطاء اللہ شاہ بخاری ۔ چودھری افضل حق، شیخ حسام

الدین، آغا شورش کاشمیری جیسی نابغہ روزگار شخصیتوں سے فیض حاصل کرنے کا شرف ملا۔ مجلس احرار اسلام کے بارے میں مشہور ہے۔ کہ یہ شعلہ بار خطیبوں۔ انقلابی شاعروں اور پرجوش کارکنوں کی جماعت تھی۔ تحریر کے محاذ پر اس کمی کو پورا کرنے والے صرف دو نام ہی تاریخ میں نظر آتے ہیں۔ ایک چودھری افضل حق اور دوسرے آغا شورش کاشمیری۔۔۔۔ مرزا غلام نبی جانباز نے محدود وسائل کے باوجود تقریباً دو درجن کتابیں تصنیف کیں۔ جس میں صرف آٹھ جلدیں کاروان احرار سے متعلق ہیں۔ کاروان احرار میں برصغیر پاک و ہند کی پوری تاریخ کو قلم بند کر کے مرزا جانباز نے آنے والی نسلوں پر عظیم احسان کیا ہے۔ مرزا غلام نبی جانباز کی معروف تصانیف میں "حیات امیر شریعت"۔ "تحریک ختم نبوت کا آخری باب"۔ "انگریز کے باغی مسلمان"۔ "صور اسرافیل"۔ "مرزائیت عدالت کے کٹہرے میں"۔ "بڑھتا ہے ذوق جرم"۔ "مقدمات امیر شریعت"۔ شہرت کی حامل ہیں۔ مرزا جانباز لاہور سے ہفت روزہ "تبصرہ" باقاعدگی سے شائع کرتے رہے۔ مرحوم کی قلمی خدمات کو مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ انکی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ وہ مشکل سے پُر ہو گا۔

مرزا غلام نبی جانباز طویل عرصہ سے بیمار تھے۔ اپنی علالت کے باوجود انہوں نے بستر مرگ پر لیٹے لیٹے "پاکستان بننے کے بعد" قلم بند کروائی۔ موت برحق ہے۔ اس کا وقت اور دن معین ہے۔ مرزا جانباز مرحوم کے سمدھی اور دیرینہ رفیق مولانا محمد شریف احرار نے مسلسل تین ماہ اپنے جانی۔ جگری دوست کی خدمت کی۔ مولانا نے ایک ملاقات میں بتایا کہ آخری وقت جانباز مرزا نے قرآن مجید سننے کی فرمائش کی۔ مولانا نے انہیں کلام پاک کی چند آیات سنائیں تو مرحوم نے اصرار کیا کہ مجھے احراری لہجہ میں قرآن سناؤ۔

تلاوت کے بعد جانباز مرزا نے فرمائش کی کہ میری مشہور نظم "خون احرار سے جلتا ہے محمد ﷺ کا چراغ" سنائی جائے۔ چنانچہ مولانا محمد شریف احرار نے انہیں مرحوم کی یادگار نظم سنائی۔ تھوڑی دیر بعد جانباز مرزا نے کلمہ شہادت کا ورد شروع کر دیا۔ انکی زبان ہمیشہ کیلئے خاموش ہو گئی۔ جہاد آزادی میں لوگوں کو انقلابی نظمیں سنا کر تڑپانے والا خاموش ہو گیا۔

انہوں نے طویل متحرک زندگی گزاری اور طویل علالت کے بعد ۱۹ نومبر ۱۹۹۲ء بروز جمعرات اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

سلام ما برسانیہ کہ ہر کجا ہستند
بہ آں گردہ از ساغر وفا مستند

آخر میں جانباز مرحوم کے کلام میں سے ایک نظم ملاحظہ فرمائیں۔

ہمارا دم غنیمت ہے کہ تم نے زندگی پائی
ہمارے خون کا صدقہ گلستان میں بہار آئی